کو پاکستان سے کاٹا اور اب سردار آصف نے اس مشن کو مکمل کر دیا حقیقت یہ ہے کہ قرار داد کی واپسی شہدائے کشمیر کے خون سے غداری ہے۔ اور موجود حکمرانوں کو اس سنگین جرم کے ارتکاب پر قوم سے معافی مانگنی چاہیئے۔

سعودی حکومت پر بے جا تنقید:

اسلام آباد سے معروف شیعہ لیڈر آغا ئے مرتضیٰ پویا کی ادارت میں شائع ہونے والے انگریزی روزنامے "دی مسلم" نے ۳ مارچ ۱۹۹۴ کے اداریہ بعنوان مساجد کے تقدس کی حفاظت کیجیئے۔ PROTECT SAV CTITY OF MOSQUES میں مساجد اور عید گاہوں میں نمازیوں پر قاتلانہ حملوں، تخریبی کارروائیوں اور خونریز مذہبی مفسدہ پردازیوں کی مذمت کی ہے۔ اخبار نے حکومت، سیاسی جماعتوں اور لیڈروں، سرکاری افسروں ---- سبھی کو مجرم گردانا ہے۔ لیکن اسکے استدلال کا سارازور اس پر ہے کہ یہ سب کچھ سعودی عرب کی شہ پر، ایماء پر اور دلچسپی کی وجہ سے ہورہا ہے۔ اور اس میں بھارتی ایجنسی "را" کے آلۂ کار مولوی کام کر رہے ہیں۔ ادارتی نوٹ کا قابل اعتراض حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

"یہ بات صاف طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کسی مقدس سرزمین میں وقوع پزیر ہونے والی ہر چیز اس قابل نہیں ہوتی کہ اس کی برابری کی جائے یا اس پر رشک کیا جائے اگر سعودی عرب نے حج کے دوران مقدس حدود کے اندر بھی حاجیوں کو ذبح کر ڈالا تو اس سے مساجد کے اندر قتل عام کو قانونی حیثیت تو نہیں دی جاسکتی۔ مکہ میں خونریزی سے قبل پاکستان میں مساجد کے اندر لوگوں کو ذبح کرنے کی کوئی ایک مثال بھی تو نہیں ملتی لہذا اس سے اگر یہ نتیجہ نکالا جائے تو یہ بالکل منطقی ہو گا کہ یہ برائی سعودی عرب کی برآمد کردہ ہے۔ اور اس کی نقالی کی ضرورت یہاں کسی کو بھی نہیں ہے۔"

درج بالا اقتباس میں شیعہ اداریہ نویس نے اپنے مکمل خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقائق سے چشم پوشی اور تقیہ کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ اور یہ تجویز مبینہ مذہبی اور موروثی دجل و تلبیس پر مبنی ہے۔ اسلام آباد میں بیٹھ کر اس قسم کے گھناؤنے، بے بنیاد، گمراہ کن، شیر انگیز، فساد انگیز اور خطرناک ایرانی پروپیگنڈے میں مصروف لوگوں پر بہر صورت گرفت ہونی چاہیئے۔ سعودی عرب کو کبھی اپنا نظام برآمد کرنے کا شوق نہیں رہا۔ اس بدمعاشی اور دہشت گردی کا آغاز ۱۹۷۹ میں انقلاب ایران کے بعد سے ہی عالم اسلام خصوصاً پاکستان میں ہوا۔ اور ایران کے توسیع پسندانہ عزائم نے عالم اسلام کا امن و سکون تباہ کر کے رکھ دیا۔

مرتضیٰ پویا کا "دی مسلم" ایک مستند شیعہ آرگن ہے اور اس نسبت کا خود موصوف کو بھی اعتراف ہے۔ پویا صاحب ایرانی انقلاب سے قبل شہنشاہ ایران کے سفید انقلاب میں اپنی طرف سے نوازے گئے۔ ایک خطیر رقم انہیں سندھ میں "علوم" کی اشاعت کی غرض سے عطاء ہوئی مگر بوجوہ وہ اس عنایت خاص کی غرض وغایت کا درست استعمال نہ کر سکے۔ خمینی انقلاب کے بعد انہوں نے "دی مسلم" کا اجراء کیا۔ آدمی معقول ہیں مگر ایرانی نسبت سے کبھی کبھی زلت کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں۔ انہوں نے سعودی عرب کے خلاف یہ جو انہونی کہہ ڈالی ہے یہ ان کی اچھوتی بانکی ہے انہیں شاید یاد نہیں کہ انکے آغائے ولی نعمت فرنگی نے شاہی مسجد دلی کو کئی مرتبہ خون مسلم سے سرخ کیا اور پاکستان میں مسلم لیگی حکومت نے مسجد وزیر خان میں ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے والے شمع